



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا امتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی کہہ سکتا ہے؟ (قاری عبد الصمد بلوچ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بھائی کہہ کر بلانا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {لَا تَجْعَلُوا دُعَائِيَ الرَّسُولِ يُخَبِّرُكُمْ كَدُعَائِي بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ} [النور: ۶۳] ”تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوانہ کر لو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔“ [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کی نفی کی صورت میں ان کے بھائی ہونے کا اعتقاد و عقیدہ رکھنا بھی درست نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان، عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹے ہونے کے ساتھ ساتھ رسول اور نبی بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا} [الاعراف: ۱۵۸] ”کہہ دو اسے لوگو! میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اللہ کا تم سب کی طرف“ [نیز قرآن مجید میں ہے: {عَلَّ كُنُتَ إِلَّا بُشْرًا رَسُولًا} [الاسراء: ۹۳] ”میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنا گیا ہوں۔“ [بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توسید الانبیاء والمرسلین ہیں۔ والصلوة والسلام علیہم اجمعین۔ ((عن غزوة أني النبي صلی اللہ علیہ وسلم خطب عائشة إلى أبي بكر فقال له ألو بخر إثمًا أم ألو بخر أخوك فقال أنت أخني في دين الله وكتابه وحيي لي غلال)) 1

عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عائشہ کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”[میں اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں تیرا بھائی ہوں اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

[اور قوم عادی کی طرف ان کے بھائی ہوو کو ہم نے بھیجا۔“ [ہود: ۵۰]

[اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صراح کو بھیجا۔“ [ہود: ۶۱]

[اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔“ [ہود: ۸۳]

بخاری، کتاب النکاح، باب تزوج الصغار من الجبار۔ 1

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 788

محدث فتویٰ